بسم اللہ الرحمن الرحیم

# زمین کا کرایہ بعد میں ملا تو گزشتہ عرصے کی زکوٰۃ لازم ہوگی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے اپنی ذاتی، خاندانی زمین کرائے پر دی ہے، جبکہ پہلے اس میں وہ خود کھیتی کیا کرتا تھا، تو کیا کرائے پر زکوٰۃ ہوگی؟ جبکہ کرایہ ابھی ملا نہیں اور اسی دوران اس کے دیگر اموالِ زکوٰۃ کے نصاب کا سال مکمل ہوگیا ہے۔

## جواب

پوچھی گئی صورت میں جو کرایہ اسے ابھی وصول نہیں ہوا، اس کی زکوٰۃ اس پر لازم نہیں، اور جب تک وصول نہ ہو، اس کی زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، خواہ کتنے ہی سال یوں گزر جائیں۔ اور وصول کرنے کے بعد بھی اس پر گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ دینا لازم نہیں ہوگا؛ کیونکہ یہ کرایہ دینِ ضعیف ہے، کہ غیر تجارتی مال کے منافع کا عوض، دینِ ضعیف ہوتا ہے، اور دینِ ضعیف کی زکوٰۃ اس کے وصول ہونے سے پہلے لازم نہیں ہوتی۔

البتہ، جس سال کرایہ وصول ہوجائے گا، تب نصاب مکمل ہونے اور اس پر اسلامی مہینوں کے اعتبار سے سال گزرنے پر زکوٰۃ لازم ہونے کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور تب اگر پہلے سے ہی نصاب کا سال جاری ہو تو اس کرائے کو بھی اسی کے ساتھ شمار کرلیں گے، اور جاری نصاب کا سال مکمل ہونے پر زکوٰۃ دیں گے، جبکہ اس وقت بھی زکوٰۃ لازم ہونے کی شرائط پائی جارہی ہوں۔

چنانچہ امامِ اہلِ سنت، شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن، **فتاویٰ رضویہ** میں فرماتے ہیں: ”سوم: (دین) ضعیف کہ کسی مال کا بدل نہ ہو، جیسے عورت کا مہر کہ منافعِ بضع کا عوض ہے، یا وہ دین جو بذریعہ وصیت اسے پہنچا، یا بسببِ خلع عورت پر لازم آیا، یا مکان، دکان، زمین کہ بہ نیتِ تجارت نہ خریدی تھی، اُن کا کرایہ چڑھا۔ قسمِ سوم کے دین پر، جب تک دین رہے، اصلاً زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، اگرچہ دس برس گزر جائیں۔ ہاں، جس دن سے اس کے قبضہ میں آئے گا، شمارِ زکوٰۃ میں محسوب ہوگا، یعنی اس کے سوا اور کوئی نصابِ زکوٰۃ اسی کی جنس سے اس کے پاس موجود تھا، اس پر سال چل رہا تھا، تو جو وصول ہوا، اس میں ملالیا جائے گا اور اسی کے سال تمام پر کل کی زکوٰۃ لازم ہوگی، اور اگر ایسا نصاب نہ تھا تو جس دن سے وصول ہوا، اگر بقدرِ نصاب ہے، اُسی وقت سے سال شروع ہوا، ورنہ کچھ نہیں۔۔۔

-

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”الدیون عند الامام ثلثۃ: قوی، متوسط، ضعیف، فتجب زکوتھا اذا تم نصابا (بنفسہ او بما عندہ مما یتم بہ) وحال الحول (ای ولو قبل قبضہ فی القوی والمتوسط) لکن لا فوراً، بل عند قبض اربعین درھما من القوی

كقرض وبدل مال التجارة، فكلما قبض اربعين درهما يلزمه درهم، وعند قبض مائتين من بدل مال لغير تجارة، وهو المتوسط كثمن سائمة وعبيد خدمة، ويعتبر ما مضى من الحول قبل القبض فى الاصح، ومثله ما لو ورث دينا على رجل، وعند قبض مائتين مع حولان الحول بعده من ضعيف، وهو بدل غير مال كمهر وبدل خلع، الا اذا كان عنده ما يضم الى الدين الضعيف (الاولى ان يقول: ما يضم الدين الضعيف اليه، والحاصل انه اذا قبض منه شيأً وعنده نصاب يضم المقبوض الى النصاب و يزكيه بحوله، ولا يشترط له حول بعد القبض) اه ملخصاً۔"

امام صاحب کے نزدیک دیون کی تین اقسام ہیں: قوی، متوسط، ضعیف۔ دیون پر زکوۃ ہوتی ہے، بشرطیکہ وہ خود یا مالک کے پاس موجودہ مال سے مل کر نصاب کو پہنچیں اوران پر سال گزرا ہوا ہو، اگرچہ دینِ قوی اور دینِ متوسط پر ابھی قبضہ نہ کیا ہو، لیکن ان کی ادائیگی فوراً لازم نہیں، بلکہ قوی میں چالیس دراہم کے قبضہ پر ایک درہم ہوگا، جیسا کہ قرض اور بدلِ مالِ تجارت میں ہوتا ہے، تو جب بھی چالیس درہم پر قابض ہوگا، ایک درہم لازم ہوگا۔ غیر تجارتی مال کے بدلے میں جو دین ہوتا ہے، اسے متوسط کہا جاتا ہے، اس میں سے دو سو دراہم کے قبضہ کے بعد زکوٰۃ ہوگی، مثلاً سائمہ جانوروں کی قیمت، خدمت والے غلاموں کی قیمت، دینِ متوسط ہے۔ اس میں اصح قول کے مطابق قبضہ سے قبل گزشتہ سالوں کا بھی اعتبار کیا جائے گا۔ اسی کی مثل وہ صورت ہے جب کوئی دین میں کسی کا وارث بنا، اور دینِ ضعیف میں دو سو درہم پر قبضہ کے بعد زکوٰۃ ہوگی، بشرطیکہ اس کے بعد سال گزرے، اور دینِ ضعیف غیر مال کا بدل ہوتا ہے، مثلاً مہر، بدلِ خلع، مگر ایسی صورت میں جب دینِ ضعیف کے ساتھ مالک کے پاس موجود مال ہو تو ملایا جائے (بہتر یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ دینِ ضعیف کو اس مال کے ساتھ ملایا جائے، حاصل یہ ہے کہ اس میں سے جب کسی شے پر قبضہ ہوا، حالانکہ مالک کے پاس نصاب بھی تھا، تو اب مقبوض کو نصاب سے ملا کر سال پورا ہونے پر زکوٰۃ دی جائے، پہلے سے نصاب ہونے کی صورت میں قبضہ کے بعد الگ سال گزرنا شرط نہیں) اھ تلخیصاً۔

"مزیدا من ردالمحتار: اقول والاولى فى رسم الضعيف ما ليس بدل يشتمل ما ليس بدلاً اصلاً كالدين الموصى به، فى رد المحتار عن المحيط: اما الدين الموصى به فلا يكون نصاباً قبل القبض؛ لان الموصى له ملكه ابتداءً من غير عوض، ولا قائم مقام الموصى فى الملك، فصار كما لو ملكه بهبة اھ۔"

اضافی عبارت ردالمحتار کی ہے۔ اقول: ضعیف کی تعریف یوں کرنا بہتر ہے کہ جو بدل نہ ہو، تاکہ اسے بھی شامل ہو جائے جو اصلاً بدل ہی نہیں، مثلاً وہ دین جس کی وصیت کی گئی ہو۔ ردالمحتار میں محیط سے ہے: وہ دین جس کی وصیت کی گئی ہو، وہ قبضہ سے پہلے نصاب نہیں بن سکتا؛ کیونکہ موصیٰ لہ بغیر عوض کے ابتداءً مالک بن رہا ہے، اور یہ ملکیت میں وصیت کرنے والے کا قائم مقام بھی نہیں، یہ ایسے ہوگا جیسے وہ ہبہ سے مالک بنا ہو، اھ۔

"وفى الخانية والفتح والبحر، واللفظ لقاضى خان: اذا أجر داره او عبده بمائتى درهم لا تجب الزكوٰة ما لم يحل الحول بعد القبض، فى قول ابى حنيفة رحمة الله تعالى عليه، فان كانت الدار والعبد للتجارة، وقبض اربعين درهماً بعد الحول، كان عليه درهم بحكم الحول الماضى قبل القبض؛ لان اجرة دار التجارة وعبد التجارة بمنزلة ثمن مال التجارة فى الصحيح من الرواية اھ۔"

خانیہ، فتح اور بحر میں ہے، اور الفاظ قاضی خان کے ہیں: جب کسی نے اپنا مکان یا غلام، دو سو دراہم کے عوض اجرت پر دیا، تو امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کے مطابق اس کی زکوۃ لازم نہ ہوگی، جب تک قبضہ کے بعد اس پر سال نہ گزر جائے، اور اگر مکان اور غلام تجارت کے لیے تھے اور سال کے بعد چالیس دراہم پر قبضہ ہوا، تو اب ایک درہم لازم ہوگا، اس سال کی وجہ سے جو قبضہ سے پہلے گزرا؛ کیونکہ صحیح روایت کے مطابق تجارت کے مکان اور غلام کی اجرت، مالِ تجارت کے ثمن کی مثل ہوتی ہے۔" (ملتقطاً از فتاویٰ رضویہ، ج10، ص162 تا 165، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: "تیسرے دَین ضعیف، جو غیر مال کا بدل ہو، جیسے مہر، بدلِ خلع، دیت، بدلِ کتابت، یا مکان یا دکان، کہ بہ نیتِ تجارت خریدی نہ تھی، اس کا کرایہ کرایہ دار پر چڑھا؛ اس میں زکوٰۃ دینا اس وقت واجب ہے کہ نصاب پر قبضہ کرنے کے بعد سال گزر جائے، یا اس کے پاس اس جنس کی کوئی نصاب ہو اور اس کا سال تمام ہو جائے، تو زکوٰۃ واجب ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ5، ص906، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: GRW-44

تاریخ اجراء: 09 شوال المکرم 1442ھ/21 مئی 2021ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net